گوشۂ فقہاء

فقیہہ ابوالحسین احمد بن محمد القدوری

نام ونسب:

احمد نام، ابوالحسین کنیت، قدوری نسبت اور والد کا نام محمد ہے۔ شجرۂ نسب یہ ہے ابو الحسین احمد بن ابی بکر محمد بن احمد بن جعفر بن حمدان البغدادی القدوری۔

چوتھے طبقے کے فقہاء کبار میں سے بڑے جلیل القدر فقیہہ اور محدث تھے۔ آپ کا سن پیدائش ۳۶۲ھ ہے اور جائے پیدائش شہر بغداد۔

تحقیق کنیت:

مختصر القدوری کے اکثر نسخوں میں موصوف کی کنیت ابوالحسن مکتوب ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ آپ کی کنیت ابوالحسین ہے جیسا کہ تاریخ ابن خلکان، مدینۃ العلوم اور انساب سمعانی وغیرہ میں مذکور ہے۔

قدوری نسبت کی تحقیق:

مؤرخ ابن خلکان نے اپنی تاریخ ''وفیات الاعیان'' میں ذکر کیا ہے کہ ''قدوری بضم قاف ودال وبسکون واؤ قدور کی طرف نسبت ہے جو قدر (بمعنی ہانڈی) کی جمع ہے۔ لیکن مجھے اس نسبت کا سبب معلوم نہیں۔'' صاحب مدینۃ العلوم فرماتے ہیں کہ قدوری صنعت قدور (دیگ سازی) کی طرف نسبت ہے یا اس کی خرید وفروخت کی طرف۔ یا قدور اس گاؤں کا نام ہے جس کے امام موصوف باشندے تھے۔ (وفیہ نظر، کذا فی شرح درر البحار للرہادی)

تحصیل علم:

امام قدوری نے علم فقہ اور علم حدیث رکن الاسلام ابوعبداللہ محمد بن یحییٰ بن مہدی جرجانی متوفی ۳۹۸ھ سے حاصل کیا جو امام ابوبکر احمد جصاص کے شاگرد ہیں اور ابوبکر جصاص، ابوالحسن

عبیداللہ کرخی کے تلمیذ رشید ہیں اور امام کرخی، ابوسعید بردعی کے خوشہ چیں ہیں اور ابوسعید بردعی علامہ موسیٰ رازی کے فیض یافتہ ہیں اور موسیٰ رازی امام محمد شیبانیؒ کے علم پروردہ اور مایہ ناز فرزند ہیں۔ گویا امام قدوری نے پانچ واسطوں سے امام محمد شیبانی سے علم فقہ حاصل کیا ہے۔ حدیث محمد بن علی بن سوید اور عبیداللہ بن محمد جوشنی سے روایت کرتے ہیں۔ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی صاحب تاریخ، قاضی القضاۃ ابوعبداللہ محمد بن علی بن محمد دامغانی قاضی مفضل بن مسعود بن محمد بن یحییٰ بن ابی الفرج التنوخی متوفی ۴۴۳ھ صاحب اخبار النحویین وغیرہ کو آپ سے شرف تلمذ حاصل ہے۔

امام قدوری کی توثیق:

خطیب بغدادی فرماتے ہیں کہ ''میں نے آپ سے حدیث لکھی ہے۔ آپ صدوق تھے اور حدیث کی روایت کم کرتے تھے۔'' امام سمعانی فرماتے ہیں **کان فقیھا صدوقا انتھت الیہ ریاسۃ اصحاب ابی حنیفہ. بالعراق و عز عندھم قدرہ وار تفع جُاھہ وکان حسن العبارۃ فی النظر مدیما لتلاوۃ القرآن.**'' آپ فقیہ وصدوق تھے۔ آپ کی وجہ سے عراق میں ریاست مذہب حنفیہ کمال پر پہنچی اور آپ کی بڑی قدر ومنزلت ہوئی۔ آپ کی تقریر وتحریر میں بڑی دلکشی تھی۔ ہمیشہ تلاوت قرآن کرتے تھے، قاضی ابومحمد نے طبقات الفقہاء میں آپ کا ذکر کرتے ہوئے پرزور الفاظ میں تعریف کی ہے۔

اہل کمال کی قدردانی:

اختلاف عقائد واختلاف جزئیات مسائل کے باوجود مخالفین سے حسن سلوک اور اہل کمال کی قدردانی ہمارے اسلاف کا عام شیوہ رہا ہے۔ امام قدوری اور شیخ ابوحامد اسفرائنی شافعی کے مابین ہمیشہ علمی حدیثی مناظرے رہے ہیں۔ مگر امام قدوری ان کی نہایت تعظیم وتکریم کرتے تھے۔

فقہی مقام:

ابن کمال پاشا نے آپ کو اور صاحب ہدایہ کو طبقہ خامسہ یعنی اصحاب ترجیح میں شمار کیا ہے اکثر علماء نے اس پر یہ اعتراض کیا ہے کہ یہ حضرات قاضی خاں وغیرہ سے بڑھے ہوئے ہیں اور بالفرض بڑھے ہوئے نہ ہوں تو برابر کے ضرور ہیں۔ پس امام قدوری کو بھی تیسرے طبقہ میں شمار کرنا چاہئے۔

رحلت و وفات:

امام قدوری نے شہر بغداد میں بعمر ۶۶ سال اتوار کے دن ۵/رجب ۴۲۸ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا اور اسی روز ''درب ابی خلف'' میں مدفون ہوئے۔ اس کے بعد آپ کو ''شارع منصور'' کی طرف منتقل کر لیا گیا۔ اب آپ ابوبکر خوارزمی حنفی کے پہلو میں آرام فرما ہیں۔ مادۂ تاریخ ''لامع النور'' ہے۔

ہزاراں فیض برجان و تنش باد بجاناں دیدہ جاں روشنش باد

تصانیف:

(۱) تجرید: یہ سات جلدوں میں ہے۔ اس میں اصحاب حنفیہ و شافعیہ کے مسائل خلاف پر محققانہ بحث کی ہے، اس کا املا آپ نے ۴۰۵ھ میں شروع کرایا ہے۔

(۲) مسائل الخلاف: اس میں علل وادلہ سے تعرض کئے بغیر صرف امام صاحب اور آپ کے اصحاب کے مابین فروعی اختلاف کا ذکر ہے۔

(۳) تقریب: اس میں مسائل کو مع ادلہ ذکر کیا ہے۔

(۴) شرح مختصر الکرخی۔

(۵) شرح ادب القاضی۔

مختصر القدوری:

یہ تقریباً ایک ہزار سال کا قدیم مستند متن متین ہے، جس میں بیسیوں کتابوں سے تقریباً بارہ ہزار ضروری مسائل کا انتخاب ہے اور عہد تصنیف سے آج تک پڑھایا جا رہا ہے۔ قدرت نے اس کتاب کی عظمت حنفی مسلمانوں میں اتنی بڑھا دی ہے کہ طاش کبری زادہ نے لکھا ہے۔ ''ان هذا المختصر تبرک به العلماء حتى جربوا قراته اوقات الشدائد و ايام الطاعون.'' علماء نے اس کتاب سے برکت حاصل کی ہے۔ مصائب اور طاعون میں اس کو آزمایا گیا ہے۔

صاحب ''مصباح انوار الادعیہ'' نے ذکر کیا ہے کہ جو شخص اس کو حفظ کر لے وہ فقر و فاقہ سے مامون رہے گا۔ نیز جو شخص اس کو کسی صالح استاد سے پڑھے اور وہ ختم کے وقت برکت کی دعا کرے تو انشاء اللہ وہ اس کے مسائل کی شمار کے موافق دراہم کا مالک ہو گا۔

کشف الظنون وغیرہ میں اور چیزیں بھی اس سلسلہ میں نقل کی گئی ہیں کم از کم اتنا تو ہمیں بھی ماننا چاہئے کہ مصنف کے تقویٰ اور تقدس کا اثر پڑھنے والوں کی طرف منتقل ہوتا ہے۔

حفاظ قدوری:

صاحب ''الجواہر المضیہ'' نے اپنے بھائی محمد بن محمد بن محمد بن نصر اللہ بن سالم بن ابی الوفاء القرشی متوفی ۷۲۲ھ کے متعلق لکھا ہے کہ یہ مختصر القدوری کا حافظ تھا۔

کرامت عجیبہ:

علامہ بدرالدین عینی نے شرح ہدایہ میں ذکر کیا ہے کہ امام قدوری اپنی مختصر سی تصنیف سے فارغ ہو کر اس کو سفر حج میں ساتھ لے گئے اور طواف سے فارغ ہو کر حق تعالیٰ سے دعا کی۔ بارالٰہا! اگر مجھ سے کہیں اس میں غلطی یا بھول چوک ہوگئی ہو تو مجھے اس پر مطلع فرما۔ اس کے بعد آپ نے کتاب کو اول سے لے کر آخر تک ایک ایک ورق کھول کر دیکھا تو پانچ یا چھ جگہ سے مضمون محو تھا۔ فھذا من اجل کراماته.

ہنر ور اپنے بھی عیب و ہنر کو دیکھتے ہیں بنا کے آئینہ دیکھے ہے پہلے آئینہ گر

(ذوق)

کتب فقہیہ کی اہمیت:

قدوری اور کنز کا لفظ بولنے میں تو نہایت سبک اور ہلکا معلوم ہوتا ہے لیکن میرے نزدیک یہ کتابیں اسلام کے بہترین دل و دماغ کی انتہائی عرق ریزیوں کے آخری منقح نتائج ہیں۔ خدا جزائے خیر دے ان بزرگوں کو جنہوں نے دین کی دشواریوں کو حل کر کے مذہبی زندگی گزارنے والوں کے لئے راہ آسان کر دی۔

شروح وحواشی مختصر القدوری:

(۱) خلاصۃ الدلائل فی تنقیح المسائل: از امام حسام الدین علی بن احمد مکی، متوفی ۵۹۸ھ۔

(۲) المجتبیٰ: از نجم الدین مختار بن محمود بن محمد زاہدی (معتزلی الاعتقاد حنفی الفروع) متوفی ۶۵۶ھ تین جلدوں میں ہے۔

(۳) السراج الوہاج الموضح لکل طالب محتاج تین جلد۔

(۴) الجوہرۃ النیرۃ: دوجلد، یہ دونوں ابوبکر بن علی الحدادی التوفی ۸۰۰ھ کی تصانیف ہیں۔

(۵) شرح قدوری: از محمد شاہ بن الحاج حسن رومی ۹۳۹ھ۔

(۶) جامع المضمرات: از یوسف بن عمر بن یوسف الصوفی الکادوری۔

(۷) تصحیح القدوری: از علامہ زین الدین قاسم بن قطلو بغا متوفی ۹۷۹ھ۔

(۸) شرح قدوری: از امام احمد بن محمد معروف بابن نصر الاقطع متوفی ۴۷۴ھ دوجلدوں میں۔

(۹) الجمر الزاخر: از شیخ احمد بن محمد بن اقبال۔

(۱۰) النوری شرح القدوری: از محمد بن ابراہیم رازی متوفی ۶۱۵ھ۔

(۱۱) ملتمس الاخوان: از ابوالمعالی عبدالرب بن منصور غزنوی، متوفی ۵۰۰ھ۔

(۱۲) الکفایہ: از اسماعیل بن الحسین البیہقی۔

(۱۳) البیان: از محمد بن رسول الموقانی۔

(۱۴) التقرید: از محمود بن احمد قونوی، متوفی ۷۷۰ھ چار جلدوں میں ہے۔

(۱۵) اللباب: از جلال الدین ابوسعد مطہر بن الحسن بن سعد بن علی مندار یزدی، دوجلدوں میں ہے

(۱۶) زادالفقہاء: از ابوالمعالی بہاء الدین۔

(۱۷) الینابیع فی معرفۃ الاصول والاتفاریع: از بدرالدین محمد بن عبداللہ شبلی طرابلسی، متوفی ۷۶۹ھ۔

(۱۸) شرح القدوری: از شہاب الدین احمد سمرقندی۔

(۱۹) از رکن الائمہ عبدالکریم بن محمد بن علی الصیاغی۔

(۲۰) شرح القدوری: از ابواسحاق ابراہیم بن عبدالرزاق ب ابی بکر بن رزق اللہ بن خلف الرسفی مشہور بابن المحدث متوفی ۲۹۵ھ یہ بھی نامکمل ہے۔

(۲۲) شرح قدوری: از امام ابوالعباس محمد بن احمد الحبوبی۔

(۲۳) تنقیح الضروری حاشیہ قدوری: از مولانا نظام الدین کیرانوی۔ (۱)

(۲۴) الصبح النوری شرح اردو مختصر القدوری: از راقم سطور محمد حنیف غفرلہ گنگوہی۔

۱۔ از مفتاح العسادۃ، الفوائد البہیہ، ابن خلکان، انساب سمعانی، کشف الظنون، الجواہر المضیہ، حدائق حنفیہ، دائرۃ المعارف ۱۲